نقد و استدراک

کتبِ سماوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے متعلق پیشین گوئیوں پر ایک اہم تصنیف

مولانا محمد جرجیس کریمی

مجلہ تحقیقات اسلامی، جنوری - مارچ ۲۰۱۳ء میں 'تعارف و تبصرہ' کے کالم میں 'کتبِ سابقہ میں سید المرسلین سے متعلق بشارتیں' (مصنفہ ڈاکٹر مقصود احمد) پر تبصرہ شائع ہوا ہے۔ اس میں تبصرہ نگار ڈاکٹر محمود حسن الہ آبادی نے مشمولات کا مفصل تعارف کرایا ہے۔ اس ضمن میں انھوں نے بعض متاخرین علمائے اسلام کا بھی تذکرہ کیا ہے، جنھوں نے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں، یا اس پر اپنی کتابوں میں بحث کی ہے، جیسے مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ (اظہار الحق)، قاضی محمد سلیمان منصورپوریؒ (رحمۃ للعالمین)، سرسید احمد خاںؒ (خطبات احمدیہ)، مولانا عبد الحق حقانیؒ (تفسیر حقانی)، مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ (تفہیم القرآن)، مولانا امین احسن اصلاحیؒ (تدبر قرآن)، مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ (قصص القرآن)، علامہ شبلی نعمانیؒ اور مولانا سید سلیمان ندویؒ (سیرۃ النبیؐ)، مولانا مناظر احسن گیلانیؒ (النبی الخاتم) اور مولانا عبد الماجد دریابادیؒ (تفسیر ماجدی) وغیرہ۔

اس موضوع پر کام کرنے والوں میں ایک اہم شخصیت کا نام شامل ہونے سے رہ گیا ہے، جنھوں نے آج سے سو سال پہلے ایک ضخیم کتاب (۴۴۳ صفحات) لکھی تھی۔ وہ ہیں مولانا عنایت رسول چریاکوٹی اور ان کی کتاب کا نام ہے 'بشریٰ'۔ مولانا چریاکوٹی انیسویں صدی عیسوی کے مشہور عالم دین گزرے ہیں۔ ان کا انتقال ۱۳۲۰ھ/ ۱۹۰۲ء میں ہوا ہے۔ فاضل مصنف نے سابقہ کتبِ سماوی (توریت اور انجیل) سے براہ راست استفادہ کے لیے

عبرانی زبان سیکھی تھی۔ اس کتاب کی تصنیف ۱۸۷۴ء سے ۱۸۹۴ء کے دوران بیس سال میں مکمل ہوئی۔ فاضل مصنف نے اپنے مقدمے میں لکھا ہے: ''عنایت رسول چریا کوٹی عباسی کہتا ہے کہ بعد فراغِ تحصیلِ علوم جس قدر مقدور ومقدّر تھا، علمائے مسیحی کے مناظرہ میں صحفِ انبیاء علیہم السلام کے اسرار کی دریافت کا شوق پیدا ہوا۔ اس لیے علمائے یہود کی خدمت میں زبانِ عبرانی سیکھ کے ان کے دفاتر کو جہاں تک ممکن تھا، بہ مشقت تمام جانچا اور ایک عالمِ مسیحی باشندۂ یونان بہ تلاش ملا تو اس سے زبانِ یونان کے تلمّذ کا اتفاق ہوا۔ بعدازیں والد بزرگوار کی اطاعت سے خانہ نشیں ہوا اور نظم ونسق جاگیرات میں، جو سرکار انگلشیہ سے عطا ہوئیں، مصروف رہا۔ لیکن یہ فکر ہمیشہ رہی کہ اس کانِ کہنہ سے جواہرِ نفیسہ نکال کے قدرشناسوں کے سامنے رکھ دوں'' (مقدمہ، ص ۱-۲)

کتاب کی تصنیف کے بعد اس کے منظرِ عام پر آنے میں طویل عرصہ لگا۔ اس کی بھی ایک روداد ہے۔ اس سلسلے میں مولانا محمد امین چریا کوٹی نے لکھا ہے: ''اب سے کتاب 'بشریٰ' کی تصنیف کو تقریباً انچاس سال گزر رہے۔ اس طویل مدت میں اس کتاب نے موجودہ حالتِ طبع تک کتنی کروٹیں بدلیں۔ سب سے پہلے خود مصنفِ علام نے اپنی زیرِ نگرانی طبع کا مصمم عزم کیا تھا اور اس کے لیے اکثر اعزّہ نے چندے دیے، جس سے چریا کوٹ میں ایک مطبع قائم کیا گیا اور پریس خریدا گیا۔ خیال یہ تھا کہ 'بشریٰ' کے ساتھ آپ کی دیگر تصانیف بھی چھپ جائیں گی۔ کسی دوسرے مطبع میں اس کتاب کے چھاپے جانے میں عبرانی عبارات کی وجہ سے تصحیح نیز کتابت میں سخت دشواریوں کا سامنا تھا۔ عبرانی ٹائپ منگانے میں بھی بڑی دشواری تھی۔ اول تو خرچ بہت زیادہ تھا، جس کو علامہ موصوف برداشت نہیں کرسکتے تھے۔ دوسرے کمپوزیٹر کی بھی دشواری تھی۔ کسی ایسے شخص کا ملنا نہایت دشوار تھا جو عبرانی الفاظ کے کمپوز کرنے کی خدمت انجام دے سکتا۔ ان تمام دقّتوں پر نظر کرکے یہی صورت آسان نظر آئی کہ خود چریا کوٹ ہی میں پریس رکھا جائے اور علامہ موصوف کتابت کا کام اپنے ذمہ لے کر خود کتابت فرمائیں اور پروف کی تصحیح کریں۔ لیکن افسوس ہے کہ مشین آنے کے بعد آپ بیمار پڑ گئے اور اس علالت سے جاں بر نہ ہوسکے اور یہ کام انجام نہ پاسکا''۔ (مقدمہ از محمد امین چریا کوٹی، ص ۲)

اس کے بعد اس کتاب کی طباعت کے سلسلے میں مختلف کوششیں ہوئیں، مگر کامیاب نہ ہوسکیں، حتیٰ کہ سرشاہ سلیمان سابق چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ نے نواب بہادر محمد مزمّل اللہ سے اس کی اشاعت کے مصارف برداشت کرنے کی درخواست کی۔ اس درخواست کو انھوں نے منظور فرمایا، جس کے نتیجے میں ۱۹۳۸ء میں یہ کتاب شیروانی پریس علی گڑھ سے طبع ہوکر منظرِ عام پر آئی۔

کتاب کے مشمولات پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ایک انتہائی اہم اور جامع کتاب ہے، جس میں توریت وانجیل میں موجود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق پیش گوئیاں نقل کی گئی ہیں اور ثبوت کے طور پر عبرانی عبارتیں مع اردو ترجمہ پیش کی گئی ہیں۔

ذیل میں کتاب کے مشتملات کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے:

اس کتاب میں تین مقدمے ہیں۔ (پہلا مقدمہ ناشر کی طرف سے، دوسرا مولانا محمد امین چریاکوٹی کی طرف سے اور تیسرا فاضل مصنف کی طرف سے ہے) اور کل تین ابواب ہیں۔ فاضل مصنف نے مقدمہ سے پہلے تمہیدی گفتگو میں تصنیفِ کتاب کا پس منظر بیان کیا ہے اور مقدمہ میں مکہ کی تاریخ، آدم اور اولاد آدم کی تحقیق، مکہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ورودِ مسعود، حضرت اسماعیل وحضرت اسحاق کا تذکرہ اور خانۂ کعبہ کی چوتھی تعمیر کا ذکر کیا ہے۔ پہلے باب میں انجیل کے حوالے سے لفظ 'فارقلیط' کی تحقیق پیش کی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ اس سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ دوسرے باب میں عہد نامۂ عتیق کے حوالوں سے حضرت ہاجرہ کا خواب، حضرت ابرہیمؑ کی دعا، اہل مدین کی جنگ اور یثرب کا تذکرہ ہے۔ زبور کی مختلف آیات کے ضمن میں حضرت یعقوبؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت موسیٰؑ، عزرا نبیؑ، حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کی مختلف پیشین گوئیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی بئر سبع، فاران کے محل وقوع، میدانِ سینا، سیحون جیحون، نیل وفرات، ارضِ مواب، آون، کوش اور مدیان جیسے مقامات کی تحقیق کی گئی ہے۔ زبور ہی سے مدتِ قیامِ شریعتِ موسوی، زمانۂ بخت نصر کی تعیین، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نزولِ وحی، فترتِ وحی، غزوۂ بدر، واقعۂ رجیع اور فتحِ مکہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ آگے توریت کی روشنی میں مختلف معجزاتِ رسول کی تفصیل پیش کی گئی ہے اور ان کا مصداق تلاش کیا

گیا ہے۔ تیسرے باب میں تورات میں تحریف سے بحث کی گئی ہے اور واقعۂ اسراء و معراج کے ضمن میں مختلف پیشین گوئیوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ حضرت اشعیا سے متعلق بھی مختلف پیشین گوئیوں کو ثابت کیا گیا ہے۔ کسریٰ کے دو سرداروں کا واقعہ، آپ کی ولادت باسعادت کا حوالہ، عرب کے متعلق پیشین گوئی کا ذکر ہے۔ توریت، کتاب پیدائش کی بعض عبارتوں کی روشنی میں ختمِ نبوت، رحمۃ للعالمین، تیسرا خواب، حضرت دانیال، نسطورا راہب کی پیشین گوئی، شقِّ صدر اور واقعۂ اصحاب فیل کو بیان کیا گیا ہے۔ زبور کے حوالے سے 'یتیم' لفظ کی تحقیق کے ذریعہ ثابت کیا گیا ہے کہ آپؐ کی ذاتِ گرامی ہی پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ قریش کے ذریعے کعبہ کی ازسرِ نو تعمیر اور اس میں آپ کی شرکت کا حوالہ دیا گیا ہے، کوہِ صفا پر چڑھ کر اہلِ قریش کو بلانا، آپ کے قتل کا مہرنامہ اور آپ کی مخالفت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ایک پیشین گوئی کہ 'موسیٰ کا سا نبی بھیجوں گا' کے ذیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان مختلف پہلوؤں سے موازنہ کیا گیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ کتاب اپنے موضوع پر انتہائی معلومات افزا اور تحقیق کا اچھا نمونہ ہے۔ اگرچہ بعض باتیں جمہور کے مسلّمات کے برخلاف بھی ہیں، جن کا تذکرہ مولانا مقتدیٰ خان شیروانی نے اپنے مقدمہ میں کردیا ہے۔ کتاب کی تبویب بعد میں کی گئی ہے۔ زبان و اسلوب سو سال پرانا ہے۔ اگر اس کتاب کو جدید اسلوب میں ازسرِ نو طبع کیا جائے تو اس کا حصول آسان اور اس سے استفادہ عام ہوگا۔

☆☆☆

پاکستان میں

سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی کے لیے رابطہ کریں:

جناب سجاد الٰہی صاحب، 27-A، لوہا مارکیٹ، مال گودام روڈ، بادامی باغ، لاہور

Tel: 0300-4682752, (R)5863609, (0)7280916

Email: abdulhadi_133@yahoo.com